بحرینی قائدین کی پیروی کریں، مطالبات سے پسپائی اختیار نہ کریں:

حجۃ الاسلام سید حسن نصر اللہ

لبنان کی عالمی تنظیم حزب اللہ کے رہنما، عالم عرب کے ہیرو، حجۃ الاسلام سید حسن نصر اللہ نے بحرینی عوام سے مخاطب ہو کر کہا: آپ کے قائدین بہت اچھے اور قابل اعتماد ہیں، ان کی پیروی کریں اور ان کا ساتھ دیں اور ان کے قدم سے قدم ملا کر آگے بڑھیں اور جان لیں کہ آپ کا خون اور آپ کے زخم ظالموں کی رسوائی کا سبب بنیں گے۔ اپنے مطالبات پر اصرار کریں اور پسپائی اختیار نہ کریں۔

اہل البیت نیوز ایجنسی کی رپورٹ کے مطابق حزب اللہ کے سربراہ سید حسن نصر اللہ نے تہران کے وقت کے مطابق المنار ٹیلی ویژن نیٹ ورک پر تقریر کی، جس کا خلاصہ یوں ہے۔

انھوں نے کہا: عرب ممالک نے بحرین میں فوج بھیج کر نہایت بھونڈا کردار ادا کیا اور اگر ان کے لئے بحرین کے مسائل اہم ہوتے تو وہ اپنے وزراء خارجہ بحرین روانہ کرتے اور حکومت اور مخالفین کے درمیان مذاکرات کرانے کی کوشش کرتے اور بحرینی عوام کے انقلاب کو نتیجے تک پہنچانے میں مدد دیتے۔ انھوں نے کہا کہ لیبیا میں ایک مہینے سے عوام مارے جا رہے ہیں لیکن عرب خاموش تماشائی بنے رہے اور عرب لیگ نے وہاں عوام کو ڈکٹیٹر سے بچانے کے لئے کوئی اقدام نہیں کیا اور لیبیا میں فوج بھیجنے کے بارے میں سوچا تک نہیں تا کہ قذافی لوگوں کا آسانی سے قتل عام کرے لیکن بحرین میں عوام نے پرامن طور پر قیام کیا اور اتنے طویل عرصے میں انھوں نے ایک شیشہ تک نہیں توڑا اور کسی کو دھمکی نہیں دی اور کسی کے امن کو چیلنج نہیں کیا مگر بحرین پر مسلط آل خلیفہ کے نظام نے لوگوں کا قتل عام کیا، تشدد کیا، اسپتالوں پر حملے کر کے زخمیوں پر تشدد کیا اور انہیں گرفتار کر لیا۔ انھوں نے بحرین میں لوگوں کے گھروں کو ویران کر دیا اور فلسطینیوں کے خلاف اسرائیل کے رائج رویئے کو بحرینی عوام کے خلاف اپنایا اور عرب ممالک نے بھی آل خلیفہ کی حمایت کے لئے فوجیں بھیج دیں اور حتیٰ کہ آل خلیفہ نے لؤلؤا اسکوائر کو نیست و نابود کر دیا۔

انھوں نے کہا کہ آل خلیفہ پرل اسکوائر تک سے خوفزدہ ہے چنانچہ انھوں نے اس اسکوائر تک کو منہدم کر دیا لیکن یہ سب قابل برداشت ہے کیونکہ ڈکٹیٹروں کی فطرت یہی ہے۔ لیکن بحرینی عوام کی سب سے بڑی مظلومیت یہ ہے کہ آل خلیفہ حکومت ان کے عوامی انقلاب کو فرقہ وارانہ لڑائی سے تعبیر کرتی ہے۔

انھوں نے آل خلیفہ خاندان کے اس دعوے کو حیرت انگیز اور دردناک قرار دیا اور کہا کہ وہ یوں ظاہر کرتے ہیں کہ گویا بحرین میں فرقہ وارانہ لڑائی ہو رہی ہے۔ ایسے میں علمائے اسلام کو خاموش نہیں رہنا چاہئے انہیں اس حقیقت کو نظرانداز نہیں کرنا چاہئے کہ بحرین میں فرقہ وارانہ لڑائی نہیں ہے کیونکہ یہ الزام ایک عظیم جرم اور عظیم ستم ہے۔

انھوں نے کہا کہ بحرین کے حقائق پر علماء کی خاموشی شہداء کے خون سے غداری ہے۔ انھوں نے کہا یہ کہاں کا انصاف ہے اور کہاں کی منطق ہے کہ دوسرے ملکوں میں اگر عوامی انقلاب شروع ہوتا ہے تو اس کو جائز قرار دیا جاتا ہے اور اس کی حمایت کی جاتی ہے لیکن اگر کسی ملک کے عوام کسی اسلامی مذہب کے پیروکار ہوں، خواہ وہ سنی ہوں یا شیعہ ہوں۔ ان کے انقلاب کو ناجائز قرار دیا جائے اور انہیں اپنے حقوق کا مطالبہ کرنے سے محروم کر دیا جائے۔ بحرین کے عوام شیعہ ہیں اور اس ملک پر مسلط خاندان نے اس اکثریت کو کچل کر رکھا ہے اور سب کچھ اپنے قابو میں رکھا ہے اور عوام کے لئے

کسی قسم کے کسی حق کا قائل نہیں ہے اور نہ ہی اس ملک کے سنیوں کو ان کا حق دینے کا روادار ہے اور اب شیعہ اور سنی مل کر اس خاندان سے اپنا حق مانگ رہے ہیں تو اس کی مخالفت کی جاتی ہے۔

انھوں نے کہا: ہم فلسطین میں ایک قوم کی حمایت کر رہے ہیں جو اسرائیل کے مظالم کا شکار ہے لیکن ہمارا مقصد وہاں کسی مذہب کی مخالفت یا حمایت تو نہیں ہے ہم تو یہ پوچھتے ہی نہیں ہیں کہ ان کا مذہب کیا ہے اور یہ حقیقت حزب اللہ کے رویے سے صاف واضح ہے۔ ہم یمن، لیبیا، مصر اور تیونس میں عوام کی حمایت کرتے ہیں اور ان کے مذہبی رجحانات ہمارے لئے اہمیت نہیں رکھتے لیکن سوال یہ ہے کہ سب نے بحرین کے مسئلے پر خاموشی اختیار کر لی آخر کیوں؟

انھوں نے رہبر انقلاب اسلامی حضرت آیۃ اللہ خامنہ ای کی طرف سے مسلمانان مصر کی حمایت کی طرف اشارہ کیا اور کہا: رہبر انقلاب نے مصر اور تیونس کے عوام کی حمایت کی جب کہ ایرانیوں کا مذہب لیبیا، مصر اور تیونس کے عوام کے مذہب سے مختلف ہے۔

سید حسن نصر اللہ نے کہا: کیا تیونس، مصر اور لیبیا کے عوام کو اپنے حقوق مانگنے کا حق ہے جب کہ بحرین کے عوام کو یہ حق حاصل نہیں ہے؟ یہ خیانت ہے، ہم مذہب کی بات ہرگز نہیں کرتے بلکہ ہم تو اسلام کی بات کرتے ہیں اور اسلام کے تمام پیروکاروں کی حمایت کرتے ہیں دشمن کے سامنے؛ یہ کیسا عدل کیسا انصاف ہے۔ بتائیں کہ لیبیا کے قذافی اور بحرین کے آل خلیفہ کے درمیان کیا فرق ہے؟ حزب اللہ کے سیکریٹری جنرل نے کہا کہ چند روز قبل رجب طیب اردوغان نے بھی کہا تھا کہ جو کچھ بحرین میں ہو رہا ہے وہ کربلا کا سانحہ ہے۔ انھوں نے کہا: عرب اور اسلامی تنظیموں نے لیبیا اور بحرین کے مسائل پر خاموشی اختیار کی تو مغربی ممالک نے بیٹھ کر منصوبہ بندی کی اور لیبیا پر اپنے حملے شروع کر دیئے۔ انھوں نے بحرینی عوام سے مخاطب ہو کر کہا: آپ کے قائدین بہت اچھے اور قابل اعتماد ہیں، ان کی پیروی کریں اور ان کا ساتھ دیں اور ان کے قدم سے قدم ملا کر آگے بڑھیں اور جان لیں کہ آپ کا خون اور آپ کے زخم ظالموں کی رسوائی کا سبب بنیں گے؛ اپنے مطالبات پر اصرار کریں اور پسپائی اختیار نہ کریں۔ انھوں نے بحرین اور کئی حکومتوں سے مخاطب ہو کر کہا: تمہارے پاس بعد کی نسلوں کے لئے کیا جواب ہے؟ آئیں اور عوامی خواہشات اور مطالبات کو توجہ دیں اور ان کے انقلابات کے سامنے اپنے فرائض پر عمل کریں، البتہ یہ آپ کا فرض نہیں ہے کہ کسی ملک میں فوج روانہ کریں کیونکہ اگر آپ دشمن کی جارحیت کی صورت میں کسی اسلامی ملک میں فوج بھیجیں تو یہ بہت اچھی بات ہے لیکن عوام کو کچلنے کے لئے حکومتوں کے ساتھ تعاون کے لئے فوجیں نہ بھیجیں۔

انھوں نے حکام سے کہا: مغربی طاقتوں کو مداخلت کی اجازت نہ دیں یہ آپ کا دینی فریضہ ہے مغرب اور امریکہ کو منصوبہ بندی کرنے اور مسلم ممالک پر چڑھ دوڑنے کی اجازت نہ دیں کہ وہ آجائیں اور جدید استعمار نافذ کریں۔ انھوں نے کہا کہ بحرین او رلیبیا کے آمرین بہت جلد عوام کا خون بہانے کی وجہ سے رسوا ہوں گے۔ انھوں نے سوال اٹھایا: عرب اور اسلامی تنظیمیں متحرک کیوں نہیں ہوتیں اور اس ظلم کا راستہ کیوں نہیں روکتیں؟ وہ خاموش کیوں ہیں۔

بحرینی عوام کے ساتھ آل خلیفہ کا رویہ اسرائیلیوں جیسا ہے

حزب اللہ لبنان کے سربراہ سید حسن نصر اللہ نے اپنی نشری تقریر میں خطے کے انقلابات پر مفصل روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ بحرینی حکومت کا رویہ فلسطین میں صیہونیوں کے رویئے سے ملتا جلتا ہے۔ اہل بیت نیوز ایجنسی کی رپورٹ کے مطابق سید حسن نصر اللہ نے ٹیلی ویژن سے براہ راست نشر ہونے والی تقریر میں علاقے کے عوامی انقلابات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ بحرین کے عوام کی تحریک مکمل طور پر پرامن ہے اور ان کے مطالبات قانونی ہیں۔

انھوں نے کہا کہ ابتدا میں بحرین کے کئی سو افراد نے مظاہرہ کیا لیکن آل خلیفہ نے ان پر گولی چلائی اور تشدد کر کے کئی افراد کو شہید کیا جس کے بعد بحرینی قوم نے قیام کیا اور اعلان کیا کہ وہ پرامن ہیں اور پرامن رہنا چاہتے ہیں اوہ اپنے مسائل خود حل کرنا چاہتے ہیں اور کسی بھی بیرونی ملک سے وابستہ نہیں ہیں لیکن اس اثنا میں حکومت نے مختلف طریقوں سے پرامن عوام پر حملے کروا کر سینکڑوں افراد کو شہید اور زخمی کیا اور متعدد کو گرفتار کیا۔ ۞۞۞